شیئرز کی خرید وفروخت کا طریقہ

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

❶ - اگر میں شیئر زخرید کر فوراً بیچ دوں تو یہ خرید وفروخت میرے لیے جائز ہے یا ناجائز؟

❷ - اگر میں نے شیئر زخریدے اور اس کے فوراً بعد میرے پاس ایک میسج (SMS) آ گیا کہ آپ نے ۵۰۰ شیئر زخریدے ہیں، اس کے بعد وہی شیئر ز میں بیچ دوں؟ یا اس کے لیے مجھے رسید لینا ضروری ہوگی؟ تو کس صورت میں بیچ سکتا ہوں یا کونسی صورت میرے لیے جائز ہوگی؟ مستفتی: فیاض احمد خان

الجواب حامدًا و مصلیًا

واضح رہے کہ شیئرز کی خرید وفروخت کے جائز ہونے کے لیے مندرجہ ذیل شرائط کا ہونا ضروری ہے:

① - جس کمپنی یا ادارہ کے حصص (شیئرز) کی خرید وفروخت کی جارہی ہو واقعۃً وہ کمپنی یا ادارہ موجود ہو، یعنی اس کے ماتحت کوئی جائیداد، کارخانہ، مل، فیکٹری یا کوئی اور چلتا کاروبار موجود ہو، اور اگر کمپنی یا ادارہ کے تحت مذکورہ اشیاء نہ ہوں یا کمپنی یا ادارہ سرے سے موجود ہی نہ ہو، صرف اس کا نام ہو اور اس کے شیئرز بازار میں اس لیے چھوڑے گئے ہوں کہ اس پر پہلے سے زیادہ رقم حاصل کی جائے اور منافع حاصل کیے جائیں تو ایسی کمپنی کے شیئرز کی خرید وفروخت جائز نہیں، کیوں کہ ہر شیئر کے مقابل میں جمع شدہ روپے کی رسید ہے، کوئی جائیداد یا ایسا مال نہیں جس پر منافع لے کر فروخت کیا جاسکے۔

② - کمپنی کا سرمایہ جائز اور حلال ہو۔

الف: یعنی جس موجود کمپنی، کاروبار یا کارخانہ کے حصص (شیئرز) خرید وفروخت کیے جارہے ہوں اس کا سرمایہ جائز اور حلال ہو، رشوت، چوری، غصب، خیانت، سود، جوئے اور سٹہ پر حاصل شدہ رقم نہ ہو، لہٰذا سودی ادارے جیسے بینک یا انشورنس کمپنی وغیرہ کے شیئرز کی خرید وفرخت جائز نہیں ہے۔

ب: کمپنی کے شرکاء میں سودی کاروبار کرنے والے یا کسی اور ناجائز اور حرام کاروبار کرنے والے اداروں یا افراد کی رقم شامل نہ ہو۔

③ - کمپنی یا ادارہ کا کاروبار جائز اور حلال ہو۔

الف: یعنی کمپنی یا ادارہ کے کاروبار کے طریقہ کے درست ہونے کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ کمپنی یا ادارہ کا کاروبار بھی جائز ہو، مثلاً: شرعی شراکت اور شرعی مضاربت کی بنیاد پر کاروبار ہو، اگر کاروبار ناجائز ہوگا تو اس کمپنی کے شیئرز کی خرید وفروخت جائز نہیں ہوگی۔

ب: اور کمپنی کا کاروبار حلال اور جائز اشیاء کا ہو، مثلاً شراب، جاندار کی تصاویر، ٹی وی، وی سی آر اور ویڈیو فلم، سینما وغیرہ کے کاروبار والی کمپنیوں کے شیئرز کی خرید وفرخت بھی ناجائز ہے۔

④ -شیئرز کی خرید وفرخت میں شرائطِ بیع کی پابندی کرنا۔

یعنی مذکورہ کمپنی یا ادارہ کے شیئرز کی خرید وفروخت بیع وتجارت کے شرعی اصولوں کے مطابق ہو، مثلاً آدمی جن شئیرز کو خرید کر بیچنا چاہتا ہے اس پر شرعی طریقہ سے قابض ہو اور دوسروں کو تسلیم اور حوالہ کرنے پر بھی قادر ہو۔

واضح رہے کہ شیئرز میں قبضہ کا حکم ثابت ہونے کے لیے صرف زبانی وعدہ کافی نہیں ہے، نام رجسٹرڈ یا الاٹ ہونا ضروری ہے، اس سے پہلے صرف زبانی وعدہ یا غیر رجسٹرڈ شیئرز کی خرید وفروخت باقاعدہ فزیکلی طور پر ڈیلیوری ملنے سے پہلے ناجائز ہے، البتہ یہ درست ہے کہ شیئرز پہلے بائع کے نام رجسٹرڈ ہوں اور بائع اس کی قیمت بھی ادا کردے اور اس کے پاس ڈیلیوری آجائے، اس کے بعد اس کی خرید وفروخت جائز ہوگی، یا شیئرز وصول کرلیے ہیں، لیکن ابھی تک قیمت ادا نہیں کی تو اس صورت میں بھی مذکورہ شیئرز کو فروخت کرکے نفع لینا جائز ہے، کیوں کہ مبیع پر قبضہ ثابت ہے۔

⑤ -منافع کی کل رقم کو تمام حصہ داروں کے درمیان شیئرز کے مطابق تقسیم کرنا، مثلاً کمپنی میں جو منافع ہوا ہے اسے تمام حصہ داروں میں ان کے شیئرز کے مطابق تقسیم کردیا جائے، لیکن اگر کوئی کمپنی مستقبل کے ممکنہ خطرہ سے نمٹنے کے لیے منافع میں سے مثلاً ٪۲۰ فیصد اپنے لیے مخصوص کرتی ہے اور ۸۰ فیصد منافع کو حصہ داروں میں تقسیم کرتی ہے تو اس کمپنی کے شیئرز کی خرید وفروخت ناجائز اور حرام ہے، کیوں کہ یہ کمپنی شرعی شراکت کے خلاف ناجائز کاروبار کرتی ہے۔

(ماخوذ از جواہر الفتاویٰ، م: مفتی عبدالسلام چاٹگامی صاحب، ۳/ ۲۵۸، ط: اسلامی کتب خانہ)

❶، ❷ - مذکورہ تفصیل کی رو سے صورتِ مسئولہ میں سائل کے لیے شیئرز کو فروخت کرنا اس صورت میں جائز ہوگا جب سائل کو خریدے گئے شیئرز کی باقاعدہ ڈیلیوری مل جائے، یعنی جس کمپنی کے حصص بیچے گئے ہیں، اس کمپنی کے ریکارڈ میں سی ڈی سی (C.D.C) کے ذریعے ان حصص کی منتقلی سائل (خریدار) کے نام ہوجائے، لہٰذا سی ڈی سی اکاؤنٹ میں سائل کے نام پر شئیرز منتقل ہونے سے پہلے شیئرز کو آگے فروخت کرنا جائز نہیں ہوگا۔

حدیث مبارکہ میں ہے:

’’حدثنا علي بن عبد الله، حدثنا سفيان، قال: الذي حفظناه من عمرو بن دينار، سمع طاؤسا، يقول: سمعت ابن عباس رضي الله عنهما، يقول: أما

الذي نهى عنه النبي صلى الله عليه وسلم فهو الطعام أن يباع حتى يقبض ، قال ابن عباسؓ: ولا أحسب كل شيء إلا مثله.''

(صحيح البخاري، ۱ / ۲۸٦، باب بيع الطعام قبل أن يقبض، ط: سعيد)

''البحر الرائق'' میں ہے:

''قبض كل شيء وتسليمه يكون بحسب ما يليق به.''

(۵ / ۲٤۸، كتاب الوقف، ط: سعيد)

''بدائع الصنائع'' میں ہے:

''(ومنها) القبض في بيع المشتري المنقول فلا يصح بيعه قبل القبض؛ لما روي أن النبي - صلى الله عليه وسلم - "نهى عن بيع ما لم يقبض"، والنهي يوجب فساد المنهي؛ ولأنه بيع فيه غرر الانفساخ بهلاك المعقود عليه؛ لأنه إذا هلك المعقود عليه قبل القبض يبطل البيع الأول فينفسخ الثاني؛ لأنه بناه على الأول، وقد "نهى رسول الله - صلى الله عليه وسلم - عن بيع فيه غرر.'' (۵ / ۱۸۰، كتاب البيوع، ط: سعيد)

فقط واللہ اعلم

فتویٰ نمبر: 1438-1123ھ دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن

حرام کھانے کی ہوم ڈیلیوری کا حکم

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

جناب! میں کینیڈا میں مقیم پاکستانی ہوں، میرا سوال یہ ہے کہ یہاں پر ایک کمپنی فوڈ ڈیلیوری (کھانا سپلائی) کی جاب دیتی ہے، جس میں ہم مختلف ریسٹورنٹ میں جاکر ''Sealed Packed'' (پیک شدہ) فوڈ (کھانا) لے کر کسٹمر (گاہک) کو ڈیلیور کرتے (پہنچاتے) ہیں۔ اس کھانے میں کیا ہوتا ہے ہمیں معلوم نہیں ہوتا، کیونکہ یہاں غیر مسلم زیادہ رہتے ہیں، اس لیے کھانا زیادہ تر حرام گوشت کا ہی ہوتا ہے، کبھی مچھلی یا کبھی سبزی۔

کیا ایسی ڈیلیوری جاب کرنا میرے لیے جائز ہوگا؟

نوٹ: کھانے کے اس گوشت کو بہ ظاہر ہم ہاتھ نہیں لگاتے، Box (ڈبہ) کو ہاتھ لگاتے ہیں۔